اولاد ہوگئی اولاد کے بالغ ہونے پر گھر کا بھار لڑکے پر ڈال کر یوگ اختیار کرلیا۔آپ ضد نہ کرو ہماری عرض مان لو ورنہ آپ کی حالت ویسی ہوگی جیسے کسان کی ہوئی تھی۔ جمبو کمار نے کہا کہ، ہے چترا جو تیرے دل میں ہے تو بھی سنادے باقی نہ رکھنا۔

مثال: اس جمبو دیپ میں ایک گاؤں آباد تھا۔جس کا نام سور پور ہے۔اُس میں ایک زمیندار جس کا نام قلمی تھا رہتا تھا۔وہ کھیتی کا کام کیا کرتا تھا۔جس سے اُس کا بمشکل تمام گذارہ ہوا کرتا تھا۔ایک وقت جو فصل تیار ہوئی تو پرندے فصل کو کھانے کے واسطے بہت آنے لگے اور وہ زمیندار اُنکو اُڑاتا تنگ آگیا اور کہنے لگا کہ اب اِس کا کیا علاج کروں کوئی ایسی تدبیر نکالوں جس کے سبب سے یہ پرندے نہ آویں۔سوچتے سوچتے یہ سوجھی کہ سنکھ کو بجایا کروں چنانچہ سنکھ کی آواز سُن کر جانور بہت ہی خوف کھاتے تھے اور اُڑ جاتے تھے۔اس طرح سے وہ ہر روز کیا کرتا تھا۔ایک دن چور چوری کر کے اُس کھیت میں آگئے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر مال مسروقہ کو تقسیم کرنے لگے زمیندار نے سنکھ بجایا۔اُس کی آواز سُن کر چور دوڑ گئے اور وہاں سے مال چھوڑ کر بھاگ گئے۔وہ زمیندار سب مال اُٹھا کر گھر کو

لے آیا اور بہت خوش ہوا کہنے لگا کہ آج میرا نصیب جاگا۔ تمام مال اپنی عورت کے حوالہ کر دیا۔ عورت نے ہاتھ جوڑ کر زمیندار کو کہا کہ اب آرام سے گذارہ کرو۔ مشقت کے سب کام چھوڑ دو۔ اب ہم کو کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ زمیندار کہنے لگا کہ جس کی بدولت اس قدر دھن ملا ہے۔ اُس کو کس طرح چھوڑ دوں۔ اُس کی عورت نے زمیندار کو بہت سمجھایا۔ اُس احمق نے ایک نہ مانی اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر اُس کھیت میں جلدی واپس آ گیا اور پھر بار بار اُس سنکھ کو بجانے لگا۔ چور ابھی تھوڑی دور گئے تھے اُنہوں نے سنکھ کی آواز سُنی اور سنکر یہ سوچا کہ ہم بلا وجہ یونہی مال چھوڑ آئے۔ یہ تو کوئی یونہی سنکھ بجا رہا ہے وہ یہ سوچ کر وہ واپس آ گئے جب وہاں آ کر مال کو نہ پایا بہت ہی کرودھ چڑھا۔ اُس زمیندار کو پکڑ کر بہت زدوکوب کیا یہاں تک کہ تمام بدن پر سوزش آ گئی اور سر سے خون بہنے لگا۔ زمیندار نے کہا کہ مجھے مارو نہیں میں تمہارا مال دے دیتا ہوں۔ چنانچہ اُسی وقت گھر پر چوروں کو ساتھ لے گیا اور اُن کا مال اُن کے حوالے کر دیا۔ اُس کی عورت نے اپنا بھی تمام زیور و نقدی وغیرہ اُس مال میں شامل کر کے دفن کر دیا تھا۔ چوروں نے سارے کا سارا لے لیا اور چلتے بنے۔ زمیندار پہلے سے بھی بُری حالت میں ہو گیا تمام

کٹنب قبیلہ زمیندار کو ستانے لگا۔لوگوں نے کہا کہ احمق تو نے لالچ کے بس ہوکر اپنا مال بھی کھو دیا۔

عورت سینا نے کہا کہ، ہے سوامی! لالچ کو چھوڑ دیجئے ورنہ آپ کے ساتھ بھی ایسی ہوگی سنکھ کو بار بار مت پھونکو زیادہ لوبھ سے موجودہ آرام بھی جاتا رہتا ہے۔ جمبو کمار نے کہا کہ، ہے کامنی! تم نے بہت اچھا کہا کہ لوبھ پاپوں کی جڑ ہے۔ میں بھی اس کو ایسا ہی سمجھ کر خاک ڈالتا ہوں۔ایک زخمی بندر نے جو کہ آگ سے جل گیا تھا پانی اپنے زخموں پر لگایا تھا۔جس کے لگانے سے اُس کو آرام ہوا۔تھوڑی دیر بعد اس قدر تکلیف ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔کامنی نے کہا کہ، ہے سوامی! یہ مثال کس طرح ہے۔جمبو کمار نے کہا کہ، ہے کامنی! وہ بھی تجھے سنا دیتا ہوں۔

مثال: ایک جنگل جو کہ بہت ہی خوفناک اور لمبائی، چوڑائی میں بھی بہت بڑا تھا۔اُس میں ایک تالاب تھا۔جس کا پانی بہت ہی نرمل تھا اور اُس میں کنول کے پھول بھی لگے ہوئے تھے۔وہ جنگل میوہ دار درختوں سے بھرا پڑا تھا۔ایسا منوہر تھا گویا نندن کا جنگل ہو۔وہاں ایک بندر رہا کرتا تھا جس کو ہر وقت مستی چڑھی رہتی تھی۔اُس کی ایک بندر اور بندری سے گھاس پر

لڑائی ہوئی ۔ اُنہوں نے پہلے بندر کا تمام بدن دانتوں سے کاٹ کھایا اور ناخونوں سے اُس کا تمام بدن پھاڑ ڈالا ، لہولہان کر دیا چونکہ وہ بوڑھا تھا ہار کر بھاگ گیا۔ جب تھوڑی دور گیا تو پیاس لگی پانی کی تلاش کرنے لگا ، تلاش کرتے کرتے ایک جگہ گندلا پانی پایا۔ اُس میں جا کر کہرام مچانے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پانی خشک ہو گیا، پھر پچھتانے لگا کہ اب میں پانی کہاں سے پیئونگا۔ مارے پیاس کے تڑپتا تھا، اُس پیاس کے بجھانے کے لئے اُس نے اپنے بدن کو کیچڑ مل لیا جس کے لگانے سے اُس کو شانتی آ گئی۔ وہ اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوا اور کہنے لگا کہ میرے جیسا کوئی سُکھی نہ ہوگا۔ تھوڑی دیر بعد بدن کی گرمی کے باعث اور کچھ سورج کی تپش کے سبب کیچڑ سوکھ گیا اور بدن پھٹنے لگا۔ اُس سے اس قدر اُس کو تکلیف ہوئی کہ برداشت نہ کر سکا، ہائے ہائے پکارنے لگا۔ کبھی اُچھلتا کبھی زمین پر گر پڑتا، کبھی سر کو پٹکتا ہے، کہ تھوڑے سُکھ کے واسطہ کس قدر دُکھ پایا۔ اب تم بھی اس پر سمجھ لو۔ پاپ کا کرنا تو آسان ہے مگر اُس کا پھل بھوگنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ جب بُرے کرم کا یوگ آتا ہے تو خواہ مخواہ تکلیف پیدا ہو جاتی ہے، کون ایسا طاقتور ہے جو اُس تکلیف سے نجات دلوا دیوے وہ بہت روتا چلاتا ہے، مگر بے سود،

کیونکہ کرم کا بھوگ بھوگے بِنا چھٹکارا نہیں۔ جیسے تلوار پر شہد کی بوند کو چاٹنے سے میٹھا تو لگتا ہے، مگر زبان کے کٹ جانے سے لہو بہہ نکلتا ہے، سُکھ تو تھوڑا ہوتا ہے اور دُکھ زیادہ پانا پڑتا ہے۔ اس واسطہ جو دُنیا کی عیش میں پھنس گئے وہ دُکھ پائینگے اور جو الگ ہو جائینگے وہ سُکھ پائینگے۔ اس واسطہ میں ایسے عیش کو نہیں چاہتا۔ یہ سنکر عورت سینا خاموش ہوگئی اور دور جا کر بیٹھ گئی۔

اب نو سینا پانچویں عورت بولی کہ، ہے ناتھ! پہلے تو ہم کو بھروسہ دیکر لائے اب ہماری گھات کرتے ہو اور یہ جتلاتے ہو کہ میرے دل میں دیا رچی ہوئی ہے اور کام ایسے کرتے ہو جو کہنے کے لائق نہیں ہیں، لیکن کہے بغیر ہم سے رہا نہیں جاتا، ہم کو زیادہ دُکھ نہ دیجئے ہمارے سے برداشت نہ ہو سکے گا، زیادہ لالچ بعد میں پچھتانا پڑیگا۔ جیسا کہ سُدہی نے بہت پچھاوا کیا تھا۔ ویسے ہی آپ بھی کروگے۔ جمبو کمار نے کہا کہ، کیسے ہوا اُس کا حال بھی سناؤ۔

مثال: بھرت دیش میں ایک بسنت پور نام کا گاؤں تھا۔ اُس گاؤں میں بُدھی اور سُدھی نام کی دو عورتیں جو بہنیں رہتی تھیں۔ مگر وہ غریب تھیں مزدوری کر کے اپنی شکم پروری کرتی تھیں۔ ایک دن ایندھن اکٹھا